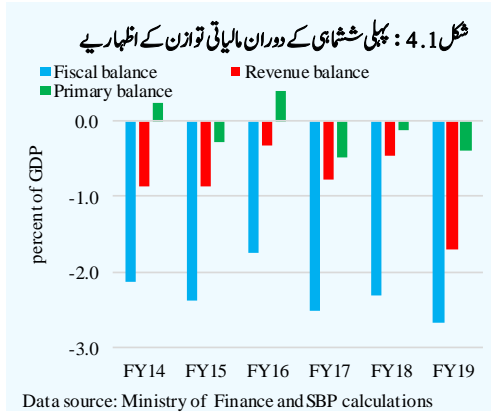


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ



رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالیاتی اظہار پرے مزید ابتر ہوئے۔ محاصل کی نمو میں یہ تخفیف مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران شروع ہوئی اور دوسری سہ ماہی میں شدت اختیار کر گئی۔ سودی ادائیگیوں میں سختیاں برقرار رہیں، اس کے ساتھ ساتھ دفاعی اخراجات میں اضافہ محاصل کا خسارہ بڑھنے پر منبج ہوا۔ مزید برآں محاصل کی نمو میں تخفیف اور غیر سودی مصارف جاریہ میں بلند نمو کے سبب بنیادی خسارے میں بھی اضافہ ہوا۔¹ چنانچہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 2.7 فیصد ہو گیا جبکہ مالی سال 18ء

کی پہلی ششماہی میں یہ خسارہ 2.2 فیصد تھا۔ (شکل 4.1)۔ ماکاری کا بوجھ ملکی اور بیرونی دونوں ذرائع پر رہا، ملکی ذریعے یعنی مرکزی بینک پر انحصار زیادہ رہا اور بیرونی وسائل میں دوطرفہ ذرائع پر انحصار کیا گیا۔

مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران محاصل کی وصولی کم رہی۔ اس میں اگرچہ ٹیکس محاصل کی نمو میں کمی ہوئی تاہم، مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران درحقیقت نان ٹیکس محاصل میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی (جدول 4.1)۔ ٹیکس محاصل میں یہ کمی وسیع البنیاد تھی، جس کی وجہ جمود کا شکار سیلز ٹیکس اور بلا واسطہ ٹیکس محاصل اور اس کے ساتھ ساتھ کسٹم ڈیوٹیوں کی نمو میں کمی ہے۔ مزید برآں، مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کی رقوم کے پست اجرا اور پیٹرولیم مصنوعات پر کم سیلز ٹیکس سے بالترتیب بلا واسطہ اور سیلز ٹیکس کی وصولیوں پر دباؤ پڑا۔ اگرچہ مجموعی طلب میں اعتدال ٹیکسوں کی مجموعی وصولی میں سست روی کا باعث بنا، تاہم شرح مبادلہ میں تخفیف اور ریگولیٹری ڈیوٹیوں میں اضافے سے درآمدات سے متعلق ٹیکسوں میں وصولیاں بہتر بنانے میں مدد ملی۔

¹ مجموعی محاصل سے اخراجات جاریہ منہا کرنے سے محاصل کی رقم جبکہ مالیاتی بنیاد جات سے سودی ادائیگیاں منہا کرنے سے ابتدائی رقم سامنے آتی ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.1: مالیاتی سرگرمیوں کا خلاصہ				
ارب روپے				
بھاکہ		نمو (فیصد)		
م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی
2,384.7	2,327.1	19.8	-2.4	الف۔ مجموعی اخراجات
2,026.9	2,082.5	16.4	2.7	ٹیکس حاصل
357.8	244.6	43.4	-31.6	غیر ٹیکس حاصل
3,181.0	3,357.0	14.0	5.5	ب۔ مجموعی اخراجات
2,545.2	2,984.4	13.5	17.3	جاریہ
751.4	876.7	16.1	16.7	سودی ادائیگیاں
393.4	479.6	17.0	21.9	دفاع
574.8	361.1	15.6	-37.2	ترقیاتی
2.0	8.3	-131.4	311.8	خالص قرض کاری
59.0	3.2	3.1	-94.5	اعداد و شمار کا فرق
-796.3	-1,029.9			مالیاتی بقایا جات (الف-ب)
796.3	1,029.9			ماکاری
384.1	218.0			بیرونی ذرائع
412.2	811.9			ملکی ذرائع
331.8	577.6			بینک
80.4	234.4			غیر بینک
جی ڈی پی کا فیصد				
6.9	6.1			کل حاصل
5.9	5.4			ٹیکس حاصل
1.0	0.6			نان ٹیکس حاصل
9.2	8.7			کل اخراجات
7.4	7.8			جاریہ
1.8	0.9			ترقیاتی
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ				

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکس محاصل کی وصولیوں میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی۔ پست وصولیوں کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک کے منافع میں کمی ہے۔ اس کمی کا اہم سبب اسٹیٹ بینک کے واجبات پر باز قدر پیمائی کے نقصانات ہیں۔

مصارف کی نمو خاصی کم ہوئی جس کی بنیادی وجہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی ہے۔ دوسری جانب اخراجات جاریہ میں وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر بلند نمو واقع ہوئی۔ وفاقی اخراجات جاریہ میں نمو کا سبب بلند سودی ادائیگیاں اور

دفاعی اخراجات ہیں۔ بالخصوص روپے کی قدر گھٹنے اور لائبریر میں اضافے کے باعث بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیاں بڑھیں۔² مزید برآں حالیہ زری سختی (مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں 350 پیسز پوائنٹس کا اضافہ) ملکی قرضوں پر بلند سودی ادائیگیوں کا موجب بنی۔

اس پس منظر میں مالکاری کی بلند ضروریات ملکی اور بیرونی دونوں ذرائع سے پوری کی گئیں، جس میں ملکی ذرائع پر انحصار قدرے زیادہ رہا۔ بیرونی قرضے دو طرفہ سطح پر جبکہ ملکی قرضے اسٹیٹ بینک اور نان بینک ذرائع سے حاصل کیے گئے۔ نتیجتاً، بیرونی اور ملکی قرضوں میں خاصا اضافہ ہوا۔ اگرچہ ملکی قرضے میں اضافے کی وجہ مالکاری کی بلند ضروریات تھیں، تاہم روپے کے لحاظ سے بیرونی قرضے میں اضافے کی بنیادی وجہ شرح مبادلہ میں کمی ہے۔

4.2 حاصل

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی حاصل میں 2.4 فیصد کمی واقع ہوئی، جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں 19.8 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کی اہم وجہ نان ٹیکس حاصل کی پست وصولی ہے (جدول 4.1)۔ وفاقی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے نان ٹیکس حاصل میں کمی واقع ہوئی۔ ٹیکس حاصل میں اضافے کی وجہ ایف بی آر کے ٹیکس تھے جبکہ صوبائی ٹیکس وصولی گھٹ گئی۔

ایف بی آر ٹیکس

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کی ٹیکس وصولی 4.3 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ اضافہ 16.9 فیصد رہا تھا (جدول 4.2)۔ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں آنے والی سست روی و سبج البیناد تھی، جس میں بلا واسطہ اور بالواسطہ دونوں ٹیکسوں کی کمی کا حصہ تھا۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہدف کے لحاظ سے وصولی کی شرح 40.8 فیصد رہی، جو گزشتہ پانچ برس کی پہلی ششماہیوں کی وصولی کی اوسط شرح 42.2 فیصد سے کم ہے۔ پورے سال کی وصولی کا ہدف حاصل کرنے کے لیے مالی سال 19ء کی دوسری ششماہی کے دوران حاصل کی وصولیوں میں 23.3 فیصد نمو کی ضرورت ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں کی دوسری ششماہیوں میں وصولیوں کی اوسطاً 15 فیصد نمو کے پیش نظر اس کا حصول مشکل نظر آتا ہے۔

² گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران مختلف مدتوں پر لائبریر میں اوسطاً تقریباً ایک فیصدی درجے کا اضافہ ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.2: ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں					ارب روپے
مالی سال 19ء کا ہدف	م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	فیصد نمو
1727	663.5	668.4	12.2	0.7	بلا واسطہ ٹیکس
2671	1058.1	1126.4	20.1	6.5	بالواسطہ ٹیکس
735	281.5	336.0	29.1	19.4	کسٹم ڈیوٹی
1670	686.5	688.0	18.9	0.2	سیلز ٹیکس
266	90.1	102.3	5.5	13.6	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
4398	1721.6	1794.8	16.9	4.3	مجموعی ٹیکس

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

جدول 4.3: بلا واسطہ ٹیکسوں کی آمدنی کے اہم ذرائع				ارب روپے؛ نمو فیصد میں
م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	نمو
40.1	32.7	-18.5	عند الطلب وصولی	
174.2	192.8	10.7	رضاکارانہ ادائیگی	
491.5	449.4	-8.6	دوہولہ ٹیکس	
104.8	114.2	9.0	درآمدات	
57.8	32.8	-43.3	تنخواہیں	
30.8	25.4	-17.5	منافع منقسمہ	
22.3	25.9	16.1	بینکوں کا سود اور ترسیلات	
127	106.5	-16.1	غیکے	
13.4	15.5	15.7	برآمدات	
16.1	17.8	10.5	نقدی نکلاؤنا	
16.6	19.2	15.7	بجلی کے بل	
25.1	3.7	-85.3	ٹیلی فون	
2.9	0.8	-72.4	متفرق	
708.8	675.7	-4.7	خالص اکم ٹیکس	
663.5	668.4	0.7	خالص بلا واسطہ ٹیکس	

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ بلا واسطہ ٹیکس گذشتہ برس کی سطح پر رہے جبکہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالواسطہ ٹیکسوں میں 6.5 فیصد کی نمو دیکھی گئی۔ یہ تمام اضافہ ایکسائز اور کسٹم ڈیوٹیوں کی بلند وصولیوں کے باعث ہوا، جبکہ سیلز ٹیکس سے ہونے والی وصولیاں گذشتہ برس کے تقریباً برابر تھیں۔ کسٹم اور ایکسائز ڈیوٹیوں کی بلند وصولیاں ریگولیٹری ڈیوٹیوں کے نفاذ اور ایکسائز ڈیوٹی کی شرح بالخصوص سگریٹ پر اضافے کے باعث ہوئیں جبکہ ملکی معیشت میں سست روی سیلز اور بلا واسطہ دونوں ٹیکسوں میں معتدل اضافے پر منتج ہوئی۔

بلا واسطہ ٹیکس

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران

بلا واسطہ ٹیکس میں 0.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ اضافہ 12.2 فیصد رہا تھا (جدول 4.3)۔ بلا واسطہ ٹیکسوں میں کمی کی اہم وجہ ملک کی معاشی سرگرمیوں میں ہونے والی سست روی تھی۔

جدول 4.4: سیکٹر ٹیکس کی آمدنی کے اہم ذرائع
ارب روپے، نمو فیصد میں

ممو	م 18ء کی پہلی ششماہی	م 19ء کی پہلی ششماہی	
-19.2	103.7	128.4	معدنی ایندھن، تیل و دیگر مصنوعات
7.6	35.3	32.8	گازیاں
16.2	34.5	29.7	جوہری ری ایکٹر برائے ایلکٹر اور مشینری
6.2	34.3	32.3	لوہا اور فولاد
6.1	25.9	24.4	برقیاتی مشینری اور آلات
-7.4	71.5	77.2	آئل ریفائنری
3.5	32.4	31.3	برقیاتی توانائی
2.3	31.0	30.3	تیل کی تلاش
-32.5	16.2	24.0	آئل مارکیٹنگ کمپنیاں
9.8	303.4	276.2	دیگر
0.2	688.0	686.5	مجموعی

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف رونیو

اگرچہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات سے حاصل ہونے والے ود ہولڈنگ ٹیکس کی نمو کم ہو کر 9.0 فیصد رہ گئی، جو گزشتہ برس 13.2 فیصد تھی، تاہم مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں دیگر اجزاء سے ہونے والی وصولیوں میں کمی دیکھی گئی۔ علی الخصوص یہ کمی ٹیکسوں، ٹیلی فون اور تنخواہوں کی وجہ سے ہوئی۔ اگرچہ سرکاری شعبے کی ترقیاتی منصوبوں کی رقوم کے کم اجراء کا اثر ٹیکسوں سے ہونے والی آمدنی پر پڑا، جبکہ سپریم کورٹ کی جانب سے موبائل ٹاپ اپ پر ٹیکسوں کی معطلی کے

باعث ٹیلی فونز سے ہونے والی وصولیاں بھی پست رہیں۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران تنخواہوں پر ٹیکس وصولیاں گزشتہ برس کی بہ نسبت کم رہیں، باوجود اس کے کہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ان وصولیوں میں بہتری آئی ہے۔

بالواسطہ ٹیکس

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالواسطہ ٹیکس وصولیوں میں 6.5 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس یہ اضافہ 20.1 فیصد تھا۔ اس سست روی کا سبب سیکٹر ٹیکس کی وصولیوں میں سست نمو تھی۔ بالواسطہ ٹیکس میں سیکٹر ٹیکس کا حصہ 60 فیصد ہے، جس میں صرف 0.2 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 18.9 فیصد کا اضافہ ہوا تھا (جدول 4.4)۔ بالخصوص مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اس کی وجہ کو معاشی سرگرمیوں میں سست روی کے ساتھ ساتھ مختلف پیٹرو لیوم مصنوعات پر ٹیکسوں کی پست شرحوں اور پیٹرو لیوم مصنوعات کی مجموعی درآمدات میں تخفیف سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔³

³ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے مختلف پیٹرو لیوم مصنوعات پر سیکٹر ٹیکس کی شرح کم کر دی ہے۔ مزید برآں، مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرو لیوم مصنوعات کی درآمدی نمو کم ہو کر 3.6 فیصد رہ گئی جو گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 29.0 فیصد تھی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.5: ایکسائز اور سکیم ڈیوٹی کی آمدنی کے اہم ذرائع			
ارب روپے، نمونہ فیصد			
مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی	مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی	مو	کسٹم ڈیوٹی
48.9	48.4	-1.0	گازیاں
30.3	41.5	37.0	معدنی ایندھن، تیل و دیگر مصنوعات
19.8	25	26.3	لوہا اور فولاد
16.8	20.5	22.0	جوہری ری ایکٹر بولنگر اور مشینری
14.5	19	31.0	برقی مشینری اور آلات
151.2	181.6	20.1	دیگر
281.5	336	19.4	مُل
فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی			
24.5	32.2	31.4	سگریٹ اور تمباکو
23.6	27.8	17.8	سینٹ
20	19.6	-2.0	مجموعی خدمات
9.7	10.3	6.2	مشروبات اور گازسے مشروبات
12.3	12.4	0.8	دیگر
90.1	102.3	13.5	مُل

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران سکٹم ڈیوٹیوں کی وصولی میں 19.4 فیصد کی نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ اضافہ 29.1 فیصد تھا (جدول 4.5)۔ ان وصولیوں میں بڑی حد تک اضافہ غیر اہم صارفی اشیاء پر ریگولیٹری ڈیوٹی بڑھانے کے سبب ہوا۔ اگرچہ درآمدی حجم میں سست روی دیکھی گئی، تاہم بلحاظ مالیت روپے کی قدر میں ہونے والی کمی سے اس کی نمو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں 13.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ اضافہ

5.5 فیصد تھا۔ اس بلند نمو کو سگریٹ اور سینٹ سے ہونے والی وصولیوں سے منسوب کیا گیا۔ اگرچہ سگریٹ سے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولیوں میں اضافہ برانڈز پر ٹیکس کی بلند شرح کے باعث ہوا، تاہم سینٹ سے ڈیوٹی کی وصولی میں اضافے کا سبب اس کی فروخت میں اضافہ بنا۔⁴

نان ٹیکس محاصل

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران نان ٹیکس محاصل میں 31.6 فیصد کی کمی ہوئی جبکہ اس کی بہ نسبت گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 43.4 فیصد کی نمو ہوئی تھی (جدول 4.6)۔ اس بڑی کمی کی وجہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کے منافع کی پست منتقلی ہے۔ یہ امر اہم ہے کہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کا منافع گزشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً نصف

⁴ 18 ستمبر 2019ء سے نافذ العمل، حکومت نے بذریعہ ایس آر او نمبر 1150(I)/2018 کے ذریعے سگریٹ کے مختلف برانڈز پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں تبدیلی کی۔ مزید برآں، مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران سگریٹ کی فروخت میں 3.9 فیصد کی نمو ہوئی (ماخذ اسے پی سی ایم اے)

جدول 4.6: نان ٹیکس حاصل		ارب روپے
حقیقی		
مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی	مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی	
5.8	13.9	مارک اپ (سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے وغیرہ)
30.2	19.2	منافع منقسمہ
63.2	125.2	اسٹیٹ بینک کا منافع
6.3	6.1	دفاعی
15.9	8.6	ڈاکٹرائز / پی ٹی اے سے حاصل شدہ منافع
41.9	26.6	تیل و گیس پر راکٹائز
9.3	7.5	پاسپورٹ و دیگر فیس
6.5	4.1	خام تیل پر پخت
4.5	0.8	خام تیل کے عوض دہن فال لیوی
1.8	0.3	ایئر لائنی کی پر لیوی
59.3	145.8	دیگر
244.6	357.8	مجموعی

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

رہا، جس کی بڑی وجہ اسٹیٹ بینک کے واجبات پر باز قدر پیمائی کے نقصانات تھے۔ اس کے برخلاف اس عرصے کے دوران راکٹائیوں، منافع منقسمہ، پی ٹی اے کا منافع، ونڈ فال لیوی خام تیل پر حاصل شدہ منافع سے بڑھ گیا۔

4.3 اخراجات

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی اخراجات میں 7.4 فیصد اضافہ ہوا، اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 14.3 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ اخراجات جاریہ میں بلند نمو ہونے کے باوجود ترقیاتی

اخراجات میں بڑی حد تک کٹوتی کے سبب مجموعی طور پر اخراجات کی نمو میں کمی واقع ہوئی۔ اگرچہ ترقیاتی اخراجات وفاقی اور صوبائی دونوں سطحوں پر کم ہوئے، تاہم وفاقی اخراجات جاریہ میں بلند نمو اخراجات جاریہ میں وسعت آنے کا اہم سبب بنی (جدول 4.7)۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران وفاقی اخراجات جاریہ میں 16.9 فیصد کی نمو ہوئی، اس کے مقابلے میں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں یہ اضافہ 12.4 فیصد تھا۔ اس اضافے کی بڑی وجہ بلند سودی ادائیگیاں اور دفاعی اخراجات ہیں۔ سودی ادائیگیاں ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں پر بڑھی ہیں۔ بالخصوص مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں پر سودی ادائیگیاں دگنی سے زائد ہو گئیں۔ لائبریری بڑھنے اور روپے کی قدر میں کمی، دونوں کے باعث بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی طور پر ترقیاتی اخراجات 37.2 فیصد گھٹ گئے، اس کی بہ نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 15.6 فیصد کی نمو ہوئی تھی۔ اس عرصے کے دوران وفاقی سطح پر سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں اور دیگر ترقیاتی اخراجات میں کمی آئی۔ وفاقی پی ایس ڈی پی کا بڑا حصہ انفراسٹرکچر اور بجلی کے شعبے سے متعلق تھا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.7: مالیاتی اخراجات					
ارب روپے، نمونہ فیصد میں					
مؤ					
م 17ء کی پہلی ششماہی م 18ء کی پہلی ششماہی م 19ء کی پہلی ششماہی م 18ء کی پہلی ششماہی م 19ء کی پہلی ششماہی					
اخراجات جاریہ	2,241.6	2,545.20	2,984.40	13.5	17.3
وفاقی	1,473.5	1,656.00	1,936.20	12.4	16.9
سودی ادائیگیاں	647.4	751.4	876.7	16.1	16.7
دفاعی	336.3	393.4	479.6	17	21.9
امن عامہ اور تحفظ	51.4	59.5	68.8	15.8	15.6
دیگر	438.4	451.6	511.1	3	13.2
صوبائی	768.1	889.3	1,048.20	15.8	17.9
ترقیاتی اخراجات	497.4	574.8	361.1	15.6	-37.2
سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبے	445.7	519.8	328.2	16.6	-36.9
وفاقی *	198.3	203	160.5	2.4	-20.9
صوبائی	274.4	316.8	167.7	15.4	-47.1
دیگر (شمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)	51.7	55	32.9	6.4	-40.2
خالص قرض گاری	-6.4	2	8.3	-131.1	315
کل اخراجات **	2,732.6	3,122.00	3,353.80	14.3	7.4

* علاوہ از صوبائی امداد

** علاوہ از شماریاتی فرق

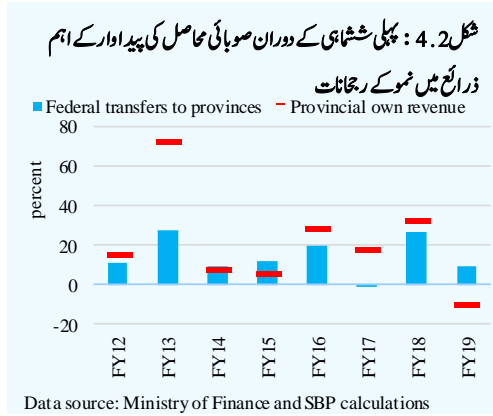
اعداد و شمار کا مخدو وزارت خزانہ

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی زیرِ فاضل 273.2 ارب روپے تک جا پہنچا، جو مالی سال 19ء کے لیے مقررہ مجموعی ہدف کا تقریباً 96 فیصد تھا۔⁵ اس میں بڑا حصہ پنجاب اور سندھ اور اس کے بعد بلوچستان کا ہے۔ تاہم گذشتہ برس کے اسی عرصے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران خیبر پختونخوا کا زیرِ فاضل تقریباً نصف ہو گیا (جدول 4.8)۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی محاصل میں 4.9 فیصد کا اضافہ ہوا، اس کی بہ نسبت گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران محاصل میں 31.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اکثر و بیشتر وفاقی منتقلیوں پر انحصار کرنے کے باعث جب وفاقی محاصل میں کمی آئی تو پہلی ششماہی میں اس کا اثر مجموعی صوبائی محاصل پر پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبوں کی اپنے محاصل کی وصولیاں بھی 9.9 فیصد کم ہوئیں (شکل 4.2)۔

⁵ مالی سال 19ء کے میزانیے کے لیے صوبائی فاضل رقوم کا حجم 285.6 ارب روپے مقرر کیا گیا۔



تاہم صوبوں کے اپنے ٹیکس محاصل گزشتہ برس کی 21.1 فیصد نمو کے مقابلے میں صرف 6.4 فیصد بڑھے۔ اس میں بڑا کردار اسٹیپ ڈیوٹیوں کے علاوہ ایکسائز ڈیوٹیوں اور موٹر وہیکل ٹیکس کا تھا؛ تاہم اس عرصے میں خدمات پر جنرل سیلز ٹیکس میں کمی واقع ہوئی۔ بنیادی طور پر صوبوں کے اپنے محاصل میں کمی نان ٹیکس محاصل میں 54.6 فیصد کمی کے باعث ہوئی، جس میں گزشتہ برس 82.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دیگر ذرائع میں کمی کے علاوہ پن بجلی منصوبوں کے منافع، جو صوبائی نان ٹیکس محاصل کا

بڑا حصہ ہیں، میں 0.8 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں اس میں 18.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔

دوسری جانب مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران صوبائی حاصل میں 0.9 فیصد کمی تھوڑی سی نمو ہوئی، اس کے مقابلے میں گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس میں 18.7 فیصد کمی نمو ہوئی تھی، اگرچہ صوبائی اخراجات جاریہ میں کچھ اضافہ ہوا تاہم ترقیاتی اخراجات میں 47.1 فیصد کمی خاصی واقع ہوئی، جس سے مجموعی طور پر اس پست اخراجات کی نمو کی وضاحت ہوتی ہے۔

4.5 سرکاری قرضہ

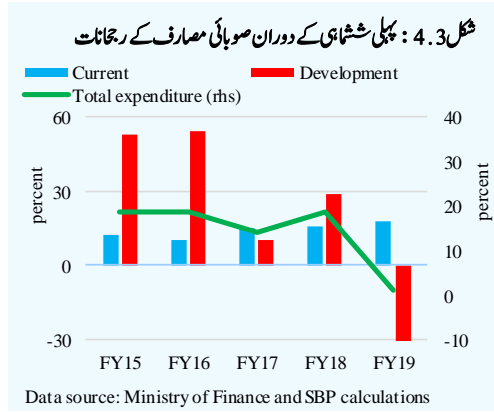
مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک کا سرکاری قرضہ 10.0 فیصد کمی نمو کے باعث دسمبر 2018ء کے اختتام تک 27.5 ٹریلین روپے ہو گیا۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی اور بیرونی دونوں قرضوں کا بہاؤ تقریباً دگنا ہو جانے سے ان میں بڑی حد تک اضافہ ہو گیا (جدول 4.9)۔ تاہم یہ امر قابل غور ہے کہ کم قرضے مجتمع ہونے کے باوجود مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضے میں اضافے کی بنیادی وجہ روپے کی شرح مبادلہ میں کمی تھی (بالخصوص دوسری سہ ماہی میں روپے کی قدر میں 10.5 فیصد کمی ہوئی)۔ ماکاری کی بلند ضروریات اور بیرونی ماکاری کی پست دستیابی کے باعث مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں میں 1.1 ٹریلین روپے کا بڑا اضافہ ہوا۔

ملکی قرضہ

مالی خسارے کے بوجھ کا بڑا حصہ ملکی ذرائع پر آگیا۔ نتیجتاً مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں 1119.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا، یہ حجم گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً دو گنا بڑھا ہے (جدول 4.10)۔ مزید برآں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کے ملکی قرضے زیادہ تر قلیل مدتی قرضوں پر مشتمل رہے، جس میں زیادہ انحصار مرکزی بینک کی قرض گیری پر کیا گیا۔

جدول 4.8: صوبائی مالیاتی سرگرمیاں					
ارب روپے					
پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	گل	مو
مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی					
707.5	398.4	231.8	134.1	1471.8	4.9
583.3	297.1	195.9	123.0	1199.3	9.6
110.3	87.3	13.7	5.7	217.0	-9.9
92.5	83.0	8.7	3.6	187.8	6.4
17.8	4.3	5.0	2.2	29.3	-54.6
13.9	14.0	22.2	5.3	55.5	-18.6
579.5	354.0	195.0	95.8	1224.3	0.9
504.8	307.9	154.0	90.0	1056.6	17.9
74.7	46.2	41.1	5.8	167.7	-47.1
128.0	44.4	36.8	38.3	247.5	30.4
-119.0	-98.3	-12.7	-43.3	-273.2	34.0
مالکاری* (مجموعی پھایا جات)					
مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی					
677.3	379.3	223.7	122.5	1402.9	31.8
533.2	276.5	176.8	107.3	1093.8	26.1
113.1	80.7	36.0	11.1	240.9	33.0
91.8	72.2	8.4	4.0	176.4	21.1
21.3	8.5	27.6	7.1	64.5	82.3
31.0	22.1	10.9	4.1	68.1	327.5
636.7	319.5	176.4	80.4	1213.1	18.7
422.3	263.3	135.2	75.5	896.3	15.7
214.4	56.2	41.2	4.9	316.8	28.0
40.7	59.8	47.3	42.1	189.8	350.1
-69.5	-60.7	-21.0	-52.7	-203.9	125.2
مالکاری* (مجموعی پھایا جات)					

مالکاری میں منفی علامت سے مراد زرقا ضل ہے۔
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ اور اسٹیٹ بینک کے تخمینے



مرکزی بینک کی قرض گیری میں اضافہ

مجموعی طور پر حکومت نے زیادہ تر اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کی اور کمرشل بینکوں کے قرضے واپس کیے۔ تجزیہ شدہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی سہ ماہی کے دوران حکومت نے اسٹیٹ بینک سے زیادہ قرض گیری کی جبکہ دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے جدولی بینکوں سے زیادہ قرضے لیے اور مرکزی بینک کے کچھ قرضے واپس کیے (شکل 4.4)۔

سہ ماہی مدت کے سوا ایم ٹی بیز کا حجم کم یا نہ ہونے کے برابر رہا مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کی زیادہ دلچسپی سہ ماہی مدت کے ٹریژری بلز میں رہی۔ گزشتہ دنوں میں زری سختی کے پیش نظر بینکوں نے 6 اور 12 ماہ کے تمسکات میں سرمایہ کاری سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ نتیجتاً واجب الادا قرضے میں طویل مدتی ٹریژری بلز تقریباً ختم ہو گئے (شکل 4.5)۔

پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع نے طویل مدتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے کے حوالے سے بینکوں کی حوصلہ شکنی کی کیونکہ وہ منڈی کے خطرے سے بچنے کے خواہاں تھے۔ کل 203.9 ارب روپے پی آئی بیز کی پیشکشوں میں سے صرف 43.1 ارب روپے کی پیشکشوں (زیادہ تر 5 سالہ مدت کے) کو قبول کیا گیا۔

جدول 4.9: پاکستان کے سرکاری قرضوں کا خاکہ
ارب روپے

بھاء		عرے کے اختتام پر صورت حال			
مالی سال 19ء	پہلی ششماہی	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	دسمبر 18ء	جون 18ء
1,672.5	830.6	2,503.0	1,412.1	27,455.9	24,952.9
615.9	503.6	1,119.4	588.2	17,535.7	16,416.3
978.3	327.1	1,305.3	773.8	9,101.2	7,795.8
78.3	-0.1	78.2	50.1	819.0	740.8
1,520.5	693.7	2,214.3	1,243.9	25,238.2	23,024.0

* حکومت کے مجموعی قرضے سے بینکاری نظام میں اس کی لاتیں منہا ہیں۔

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

پاکستانی معیشت کی کیفیت

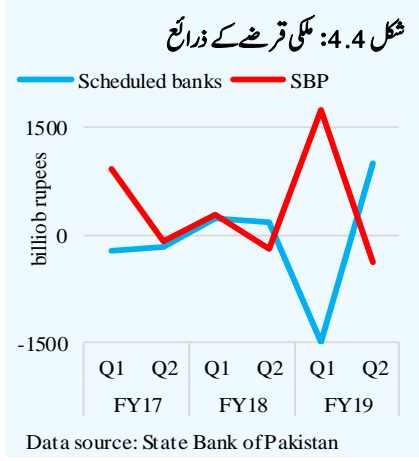
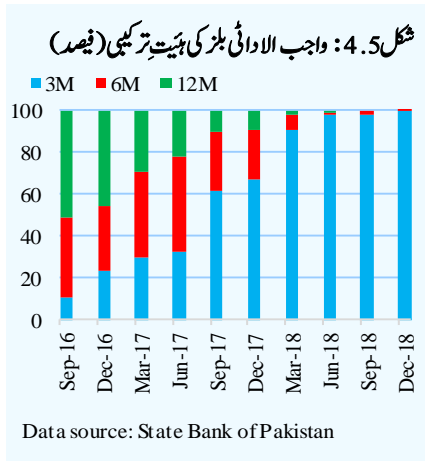
جدول 4.10: حکومت کے ملکی قرضے میں مطلق تبدیلی				
ارب روپے				
میلی ششماہی		میلی سال 19ء		مالی سال 19ء
م 18ء	م 19ء	میلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	
588.2	1,119.5	503.6	615.9	حکومت کا ملکی قرضہ
-495.4	-277.4	-290.1	12.8	مستقل قرضہ
-541.0	-309.8	-332.3	22.5	جس میں
45.6	77.6	42.1	35.5	پی آئی بی
1,038.2	1,398.6	778.7	619.9	پرائز بانڈز
				رواں قرضہ
747.7	22.8	-970.8	993.5	جس میں
83.2	1,375.8	1,749.5	-373.7	ایم ٹی بی
207.3	0.0	0.0	0.0	ایم آر ٹی بی
45.1	-2.6	14.8	-17.4	اسٹیٹ بینک کی جانب سے یکمشت بنیاد پر
0.2	0.7	0.1	0.6	غیر فنڈ قرضہ
				بیرونی کرنسی میں قرضے

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

جدول 4.11: قومی بچت اسکیم کے شکست سے ہونے والی خالص وصولیاں *				
ارب روپے				
مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی	مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی			
6.1	-1.0	ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ (ڈی ایس سی)		
-25.5	-1.8	اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ایس سی)		
5.1	17.4	ریگولر انکم سرٹیفکیٹ (آر آئی سی)		
21.2	42.1	بہبود سیونگ سرٹیفکیٹ (بی ایس سی)		
29.4	-79.3	اسپیشل سیونگ اکاؤنٹس (ایس ایس اے)		
0.9	1.5	سیونگ اکاؤنٹس		
9.1	16.5	دیگر		
46.4	-4.6	کل		

علاوہ ازیں قلیل مدتی سیونگ سرٹیفکیٹس
اعداد و شمار کا ماخذ: مرکزی ملکہ قومی بچت

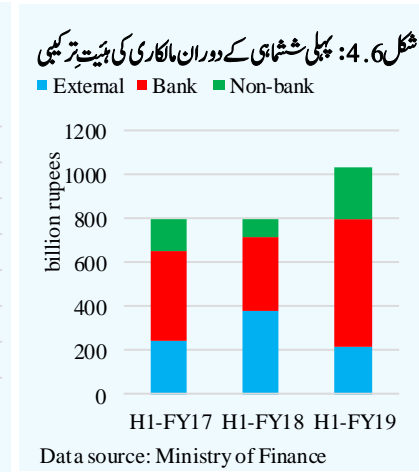
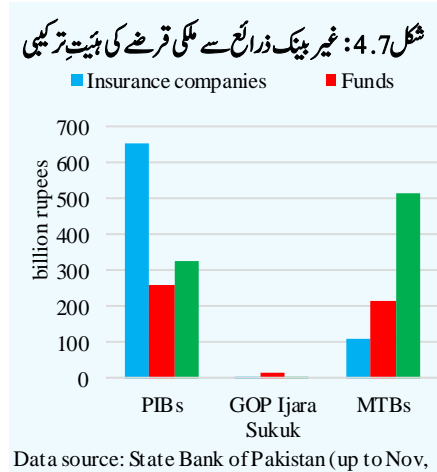
ملکی قرضے میں غیر بینک اداروں بشمول میوچل فنڈز، انشورنس کمپنیوں، کارپوریٹ اداروں اور افراد کے حصے میں تھوڑی بہتری آئی۔ زیادہ تر غیر بینک قرضے پی آئی بی اور ایم ٹی بی کے ذریعے جمع ہوئے (شکل 4.6 اور 4.7)۔ محکمہ قومی بچت کے منافع کی شرحوں میں کچھ اضافہ ہونے کے باوجود مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں رقوم کی آمد 4.6 ارب روپے کم ہوئی۔ محکمہ قومی بچت کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسپیشل سیونگ اکاؤنٹ (ایس ایس اے) اور اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ (ایس ایس سی) جیسی اسکیمیں (جن میں قبل از وقت رقوم نکلوانے پر کوئی کٹوتی نہیں ہوتی اور ادارہ جاتی سرمایہ کاری کے لیے اہل ہوتی ہیں) میں رقوم نکلوانے کا رجحان دیکھا گیا، جو سرمایہ کاری کے ممکنہ طور پر میوچل فنڈز، انشورنس کمپنیوں اور کارپوریٹ اداروں میں منتقل ہونے کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم دیگر تمام بڑی اسکیموں میں خالص منافع ہوا (جدول 4.11)۔



سرکاری بیرونی قرضہ

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضوں اور واجبات میں 3.1 ارب ڈالر (4.1 فیصد) کا اضافہ ہوا اس کے مقابلے میں گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران یہ اضافہ 4.4 ارب ڈالر (6.7 فیصد) تھا (جدول 4.12)۔ مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی جس میں یورو/صکوک بانڈز کے اجرا کے ذریعے قرضے حاصل کیے گئے تھے، اس کے برخلاف حالیہ عرصے میں عارضی بندوبست کے طور پر دو طرفہ حکومتوں کی سطح پر قرضے لیے گئے۔

کرنسیوں کی قدر میں تبدیلی سے سرکاری قرضے میں جو فرق آیا، اس کے اثرات کے تناظر میں مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر بڑھنے کی وجہ سے بیرونی قرضوں میں باز قدر پیمائی کے نقصان کا حجم 134.9 ملین ڈالر رہا۔



پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.12: سرکاری بیرونی قرضے اور واجبات

ارب امریکی ڈالر

بہاؤ		جم			
مالی سال 19ء	پہلی ششماہی	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	دسمبر 18ء	جون 18ء
2.1	1.0	3.1	4.4	78.5	75.4
0.1	1.1	1.2	4.3	71.5	70.2
0.2	1.2	1.4	4.2	65.6	64.1
-0.1	-0.1	-0.3	-0.1	11.4	11.6
0.1	-0.5	-0.4	0.3	27.7	28.1
0.5	2.2	2.7	0.7	11.3	8.7
0.0	0.0	0.0	2.5	7.3	7.3
0.0	0.0	0.0	0.3	6.8	6.8
-0.1	-0.1	-0.2	0.1	5.9	6.1
2.0	-0.1	1.9	0.1	7.0	5.1

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن

تاہم مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی اور مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں میں باز قدر پیمائی کے مجموعی فوائد کا حجم 299.2 ملین ڈالر رہا۔

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں کی واپسی میں اضافہ ہوا۔ بالخصوص مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضوں کی مد میں 3.7 ارب ڈالر کی ادائیگیاں کی گئیں جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران ان ادائیگیوں کا حجم 2.9 ارب ڈالر تھا۔ حالیہ عرصے میں قرضوں کی قدرے زیادہ واپسی کی اہم وجہ اس میں اصل رقم کا بلند حصہ شامل ہونا تھا جو مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 2.7 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران اس کا حجم 2.1 ارب ڈالر تھا۔ قرضوں کی اصل رقم کی ادائیگی کے تناظر میں قلیل مدتی قرضوں کی واپسی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا، جو مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں 0.6 ارب ڈالر سے بڑھ کر مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی میں 1.2 ارب ڈالر ہو گیا۔

دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 19ء

جدول 4.13: سرکاری بیرونی قرضے کی واپسی ملین امریکی ڈالر			
اصل رقم	مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی	مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی	تبدیلی
سرکاری قرضہ (الف+ب)	2,082.1	2,677.6	595.4
الف۔ حکومتی قرضہ	2,082.1	2,552.1	469.9
بیس کلب	294.7	313.8	19.2
کثیر الفریقی	665.1	666.0	0.9
دیگر دو طرفہ	88.5	162.3	73.8
کمرشل قرضے (ایل ٹی)	408.0	200.0	(208.0)
قلیل مدتی	605.9	1,210.0	604.1
ب۔ آئی ایم ایف سود		125.5	125.5
سرکاری قرضہ (الف+ب)	782.6	1,016.6	234.0
الف۔ حکومتی قرضہ	722.0	945.4	223.5
بیس کلب	121.3	115.0	(6.3)
کثیر فریقی	166.1	217.5	51.3
دیگر دو طرفہ	89.6	121.0	31.4
یورو / صکوک بانڈز	171.3	251.8	80.5
کمرشل قرضے (طویل مدتی)	129.4	198.1	68.8
کثیر فریقی (قلیل مدتی)	44.2	31.0	(13.3)
ب۔ آئی ایم ایف	60.7	71.2	10.5
کل (اصل رقم + سود)	2,864.8	3,694.2	829.4
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک			

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں بھی 1.0 ارب ڈالر کا اضافہ دیکھا گیا، جو مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی سے 234 ملین ڈالر زائد ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یورو / صکوک بانڈز کے تحت بلند سودی ادائیگیاں اور اس کے بعد کثیر فریقی اور کمرشل قرضوں کی ادائیگیاں ہیں (جدول 4.13)۔